۱۲۔سورہ یوسف

نام یہ سورہ اللہ کے پیغمبر یوسف علیہ السلام کی سرگذشت پر مشتمل ہے اور اس مناسبت سے اس کا نام سورۂ یوسف ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے۔اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورۂ ہود کے بعد نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون یوسف علیہ السلام کی بے داغ سیرت کو نمایاں کرتے ہوئے ان کی دعوت کو پیش کیا گیا ہے۔اور مخالفین حق پر یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان کی مخالفانہ کارروائیوں اور سازشوں کا توڑ اللہ تعالیٰ کی خاموش تدبیریں کس طرح کرتی ہیں۔

نظم کلام آیت ۱ اور ۲ تمہیدی آیات ہیں۔آیت ۳ تا ۱۰۱ میں سرگذشتِ یوسف بیان ہوئی ہے۔

آیت ۱۰۲ تا ۱۱۱ خاتمۂ کلام ہے۔جس میں اس واقعہ کے پیش نظر تذکیر کے پہلو پیش کئے گئے ہیں۔

پچھلی سورہ سے مناسبت سورۂ یوسف کو سورۂ ہود سے کافی مناسبت ہے۔ایک تو اس پہلو سے کہ سورہ ہود میں متعدد انبیاء علیہم السلام کی سرگذشتیں بیان ہوئی ہیں اور اس سورہ میں تفصیل کے ساتھ یوسف علیہ السلام کی۔دوسرے اس پہلو سے کہ سورۂ ہود کی آخری آیتوں میں جو باتیں ارشاد ہوئی ہیں، ان سے یہ سورہ پوری طرح ہم آہنگ ہے۔مثلاً وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے فرمایا گیا تھا کہ یہ انبیائی سرگذشتیں تمہارے دل کو مضبوطی عطاء کرنیوالی اور مبنی بر حقیقت ہیں۔اور مؤمنین کے لئے موعظت اور یاددہانی ہیں۔یہ باتیں سورۂ یوسف میں بھی بدرجۂ اتم موجود ہیں۔وہاں مخالفین سے کہا گیا تھا کہ آخری فیصلہ کا تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔اس کے بعد سورۂ یوسف نے گویا اس بات کی نشاندہی کر دی کہ حالات کیا رخ اختیار کرنے جا رہے ہیں۔اور کٹھن مرحلوں سے گذرنے کے بعد کس طرح نبی ﷺ کو زمین میں اقتدار اور غلبہ حاصل ہونے والا ہے۔اور آپ کی برادری کے ان لوگوں کو جو برادران یوسف کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔کس طرح شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔سورۂ ہود کی آخری آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پر توکل کی ہدایت دی گئی تھی۔اس سورہ نے یوسف علیہ السلام کے توکل کی بہترین مثال سامنے رکھ دی، ساتھ ہی توکل کے نتائج بھی پیش کر دیئے، جو اس بات کا ثبوت ہیں، کہ جو شخص صحیح راہ عمل اختیار کر کے نتائج کو اللہ پر چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا کام بناتا ہے اور کامیابی اس کے قدم چوم لیتی ہے۔

خاندان اور جائے سکونت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے اسحاق کو فلسطین (کنعان) میں آباد کیا تھا۔اسحاق علیہ السلام پیغمبر تھے۔ان کے بیٹے یعقوب کو بھی جن کا دوسرا نام اسرائیل ہے، اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا۔ان کے جیسا کہ بائبل کا بیان ہے ان کے بارہ بیٹے تھے جن سے بنی اسرائیل کا سلسلہ چلا۔یوسف اور بن یمین چھوٹے تھے اور ایک بیوی سے تھے اور دوسرے بیٹے دوسری بیویوں سے۔یہ خاندان فلسطین کے علاقہ حبرون میں رہتا تھا۔اور ان کا زمانہ تقریباً اٹھارہ سو سال قبل مسیح کا ہے۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ①
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ②
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ③
اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ
عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ④
قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ
كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ⑤
وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا
عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ
اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑥
لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ⑦
اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا
وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ⑧
اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ
وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ⑨

۱۲۔ سُورۃ یوسف

آیات ۱۱۱

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

[۱] الف۔لام۔را ۔یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی۔

[۲] ہم نے اس کو عربی قرآن کی شکل میں نازل کیا ہے، تاکہ تم سمجھو۔

[۳] ہم تمہیں بہترین سرگزشت سناتے ہیں اس قرآن کے ذریعہ، جس کی وحی ہم نے تمہاری طرف کی ہے، ورنہ اس سے پہلے تم اس سے بالکل بے خبر تھے۔

[۴] جب ایسا ہوا کہ یوسف نے اپنے باپ سے کہا: ''ابا جان! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند ہیں۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ یہ میرے آگے جھک گئے ہیں۔''

[۵] اس نے کہا: ''اے میرے بیٹے! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی سازش کریں گے۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

[۶] اور اسی طرح تمہارا رب تمہیں چن لے گا۔ اور تمہیں سکھائے گا باتوں کی اصل حقیقت معلوم کرنا۔ اور وہ اپنی نعمت تم پر اور آل یعقوب پر اسی طرح پوری کرے گا، جس طرح اس سے پہلے وہ تمہارے دادا ابراہیم اور اسحاق پر کر چکا ہے۔ بے شک تمہارا رب علم والا حکمت والا ہے۔

[۷] درحقیقت یوسف اور اس کے بھائیوں کی سرگزشت میں پوچھنے والوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں۔

[۸] جب ایسا ہوا کہ وہ (یعنی برادران یوسف) کہنے لگے یوسف اور اس کا بھائی ہمارے والد کو ہم سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ حالانکہ ہم ایک جتھا ہیں۔ یقیناً ہمارے ابا کھلی غلطی پر ہیں۔

[۹] یوسف کو قتل کردو یا اُس کو کسی جگہ پھینک دو، تاکہ تمہارے والد کی توجہ تمہاری ہی طرف ہوجائے۔ اور اس کے بعد تم نیک بن جاؤ گے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ
يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ⑩

۱۰ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسف کو قتل نہ کرو، بلکہ تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو کسی اندھے کنویں میں ڈال دو۔کوئی گذرنے والا قافلہ اسے نکال لے گا۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ
وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ⑪

۱۱ انہوں نے کہا ابا جان! آپ یوسف کے معاملہ میں ہم پر اعتماد کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ ہم اس کے بڑے خیر خواہ ہیں۔

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ⑫

۱۲ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ کھائے پئے اور کھیلے کودے۔ ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ
اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ⑬

۱۳ اس نے کہا: تمہارا اس کو اپنے ہمراہ لے جانا میرے لئے باعث رنج ہے۔اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں بھیڑیا اسے کھا نہ جائے اور تم اس سے غافل ہو۔

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ
اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ⑭

۱۴ انہوں نے کہا: ہمارے پورے جتھے کے موجود ہوتے ہوئے بھیڑئے نے اُسے کھالیا، تو ہم بالکل ناکارہ ہوں گے۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ
وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑮

۱۵ پھر جب وہ یوسف کو لے گئے اور طے کرلیا کہ اُن کو اندھے کنویں میں ڈال دیں گے، تو ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ (ایک وقت آئے گا جب) تم انہیں ان کا یہ معاملہ جتادو گے، اورانہیں اس کا خیال بھی نہیں ہوگا۔

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ⑯

۱۶ اور وہ رات گئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ
وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ⑰

۱۷ انہوں نے کہا ابا جان! ہم دوڑ میں ایک دوسرے کا مقابلہ کر رہے تھے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا کہ بھیڑئے نے اس کو کھا لیا۔ اور آپ ہماری بات باور کرنے والے نہیں ہیں، اگرچہ ہم سچ بول رہے ہوں۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ
جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ⑱

۱۸ اور وہ اس کے کُرتے پر جھوٹ موٹ کا خون لگالائے تھے۔اس نے (باپ نے) کہا: نہیں بلکہ تمہارے نفس نے ایک بات گڑھ لی ہے۔اب میرے لئے صبر جمیل ہے۔اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا۟ وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُۥ ۖ
قَالَ يَٰبُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَٰمٌ ۚ
وَأَسَرُّوهُ بِضَٰعَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

۱۹ اور (ادھر) ایک قافلہ آیا تو اس نے اپنا سقہ بھیجا۔ اس نے ڈول ڈالا تو پکار اٹھا بڑی خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے! اور اس کو مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا۔ وہ جو کچھ کر رہے تھے اللہ اس سے واقف تھا۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَٰهِمَ مَعْدُودَةٍ
وَكَانُوا۟ فِيهِ مِنَ ٱلزَّٰهِدِينَ ﴿٢٠﴾

۲۰ اور انہوں نے اس کو حقیر قیمت پر کہ گنتی کے چند درہم تھے، بیچ دیا۔ اور اس معاملہ میں انہیں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

وَقَالَ ٱلَّذِى ٱشْتَرَىٰهُ مِن مِّصْرَ لِٱمْرَأَتِهِۦٓ أَكْرِمِى مَثْوَىٰهُ
عَسَىٰٓ أَن يَنفَعَنَآ أَوْ نَتَّخِذَهُۥ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ
فِى ٱلْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُۥ مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ وَٱللَّهُ غَالِبٌ
عَلَىٰٓ أَمْرِهِۦ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾

۲۱ اور مصر کے جس شخص نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا: اسے قدر و منزلت سے رکھو عجب نہیں یہ ہمارے لئے مفید ثابت ہو یا ہم اسے بیٹا بنا لیں۔ اس طرح ہم نے یوسف کے قدم اس سرزمین میں جما دئے۔ اور (اس ابتلا سے اس لئے گذارا) تاکہ اسے باتوں کی حقیقت معلوم کرنا سکھائیں۔ اللہ اپنا حکم نافذ کر کے رہتا ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُۥٓ ءَاتَيْنَٰهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ
وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾

۲۲ اور جب وہ اپنی پختگی کو پہنچ گیا تو ہم نے اسے حکم (قوتِ فیصلہ) اور علم عطاء کیا۔ حسن عمل کا رویہ اختیار کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ عطاء فرماتے ہیں۔

وَرَٰوَدَتْهُ ٱلَّتِى هُوَ فِى بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِۦ وَغَلَّقَتِ ٱلْأَبْوَٰبَ
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ ٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ رَبِّىٓ أَحْسَنَ مَثْوَاىَ ۖ
إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٢٣﴾

۲۳ اور جس عورت کے گھر میں وہ تھا، وہ اس کو اپنی طرف مائل کرنے لگی، اس نے دروازے بند کر دئے اور بولی آ جاؤ۔ اس نے کہا معاذ اللہ! وہ میرا رب ہے اس نے مجھے اچھا مقام عطاء کیا ہے۔ غلط کار لوگ کبھی فلاح نہیں پاتے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِۦ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ أَن رَّءَا بُرْهَٰنَ رَبِّهِۦ ۚ
كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ ٱلسُّوٓءَ وَٱلْفَحْشَآءَ ۚ
إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾

۲۴ عورت نے تو اس کا قصد کر ہی لیا تھا اور وہ بھی اس کا قصد کرتا، اگر اس نے اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لی ہوتی۔ ایسا اس لئے ہوا تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو دور رکھیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے خاص بندوں میں سے تھا۔

وَٱسْتَبَقَا ٱلْبَابَ وَقَدَّتْ
قَمِيصَهُۥ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا ٱلْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَآءُ
مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوٓءًا إِلَّآ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾

۲۵ اور دونوں دروازہ کی طرف دوڑے۔ اور عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے سے پھاڑ دیا۔ اور دونوں نے دروازے پر عورت کے شوہر کو موجود پایا۔ کہنے لگی کیا سزا ہے اس شخص کی جو آپ کی بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے، سوائے اس کے کہ اس کو قید کیا جائے یا کوئی دردناک سزا دی جائے۔

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶ یوسف نے کہا: اس نے مجھے رجھانے کی کوشش کی۔ اور عورت کے خاندان والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر اس کا کُرتا آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹا ہے۔

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷ اور اگر اس کا کُرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور وہ سچا ہے۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

۲۸ جب اس نے دیکھا کہ اس کا کُرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو کہا: یہ تم عورتوں کی چال ہے۔ اور تمہاری چالیں بڑی خطرناک ہوتی ہیں۔

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹ یوسف! اس سے درگذر کر۔ اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ دراصل تو ہی خطاوار ہے۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

۳۰ اور شہر کی بعض عورتیں کہنے لگیں۔ عزیز کی بیوی اپنے غُلام کو رجھانے میں لگی ہوئی ہے۔ اس کی محبت اس کے دل میں گھر کرگئی ہے۔ ہمارے خیال میں تو وہ صریح غلط راہ پر پڑ گئی ہے۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۡ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

۳۱ اس (عورت) نے جب ان کی یہ مکّارانہ باتیں سنیں تو انہیں بلا بھیجا۔ اور ان کے لئے تکیہ والی مجلس آراستہ کی اور ہر ایک کو ایک ایک چھری پیش کردی۔ اور یوسف سے کہا ان کے سامنے نکل آؤ۔ جب ان عورتوں نے اسے دیکھا، تو اس کی عظمت سے متاثر ہوئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں۔ اور پکار اٹھیں حاش لِلّٰہ! (پاکی ہے اللہ کے لئے) یہ انسان نہیں۔ یہ تو بزرگ فرشتہ ہے۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲ وہ بولی یہ ہے وہ شخص جس کے بارے میں تم نے مجھے ملامت کی تھی۔ میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی مگر یہ بچ رہا۔ اور اگر یہ میرا کہنا نہ مانے گا تو قید کیا جائے گا اور ذلیل ہوگا۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳ یوسف نے دعا کی اے میرے رب! قید مجھے پسند ہے بہ نسبت اس کے، جس کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہے۔ اور اگر تو نے ان کی چال سے مجھے نہ بچایا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا۔ اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾

۳۴ اس کے رب نے اس کی دعا قبول فرمائی اور ان کی چالوں سے اسے بچایا۔ بلاشبہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾

۳۵ پھر باوجود اس کے کہ وہ نشانیاں دیکھ چکے تھے، ان کی رائے یہی ہوئی کہ اُسے کچھ عرصہ کے لئے قید کر دیں۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶ اور اسکے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید خانہ میں داخل ہوئے۔ ایک نے کہا میں کیا دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے ان کو کھا رہے ہیں۔ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے نیک آدمی ہیں۔

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷ اس نے کہا: جو کھانا تمہیں ملتا ہے اس کے آنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ اس علم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ میں نے ان لوگوں کے مذہب کو رد کر دیا جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸ اور اپنے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے دین کو اختیار کیا۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر۔ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ ﴿۳۹﴾

۳۹ اے جیل کے ساتھیو! بہت سے الگ الگ رب بہتر ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰ اس کو چھوڑ کر تم جن کی پرستش کرتے ہو، وہ محض چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کیلئے کوئی حجت نازل نہیں کی۔ حاکمانہ اختیار اللہ کے سوا کسی کیلئے نہیں۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی صحیح دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ ﴿۴۱﴾

۴۱ اے جیل کے ساتھیو! تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا۔ اور دوسرا سولی پر چڑھایا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ اس بات کا فیصلہ ہو چکا جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے۔

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ﴿۴۲﴾

[۴۲] اور جس کے بارے میں اس نے سمجھا تھا کہ رہا ہو جانے والا ہے اس سے کہا: کہ اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا۔ مگر شیطان نے اس کو اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا۔ اور وہ کئی سال جیل میں پڑا رہا۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

[۴۳] اور بادشاہ نے کہا کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات سبز بالیں ہیں اور دوسری سات خشک۔ اے اہل دربار! میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتانا جانتے ہو۔

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾

[۴۴] انہوں نے کہا یہ پریشان خواب ہیں۔ اور ہم پریشان خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

[۴۵] اور ان دونوں میں سے جو رہا ہو گیا تھا اسے ایک عرصہ کے بعد بات یاد آ گئی۔ اور وہ بول اٹھا میں آپ لوگوں کو اس کی تعبیر بتا دیتا ہوں۔ مجھے (یوسف کے پاس) بھیج دیجئے۔

یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

[۴۶] یوسف اے صداقت شعار! ہمیں اس کی تعبیر بتائیے کہ سات موٹی گایوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات بالیں سبز ہیں اور دوسری سات خشک۔ تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں اور وہ (اس کی تعبیر) جان لیں۔

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾

[۴۷] اس نے کہا سات سال تک لگاتار تم لوگ کاشت کرو گے۔ اس دوران جو فصلیں تم کاٹو انہیں ان کی بالوں ہی میں رہنے دو، سوائے اس تھوڑی مقدار کے جو تمہارے کھانے کے کام آئے۔

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾

[۴۸] پھر اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے جو اس (ذخیرہ) کو کھا جائیں گے جو تم نے جمع کر رکھا ہوگا، بجز اس قلیل مقدار کے جو تم محفوظ کر رکھو۔

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

[۴۹] پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں پر باران رحمت بھیجی جائے گی۔ اور وہ رس نچوڑیں گے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْــَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾

[۵۰] اور بادشاہ نے کہا اس کو میرے پاس لاؤ۔ جب قاصد اس کے پاس پہنچا تو اس نے کہا: اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے دریافت کرو کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ میرا رب ان کی چال سے خوب واقف ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قُلْنَ حَاشَ
لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ
الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٥١﴾

۵۱ اس نے پوچھا تمہارا کیا معاملہ ہے جب تم نے یوسف کو رجھانے کی کوشش کی تھی؟ انہوں نے کہا حاش للّٰہ! (اللہ کے لئے پاکی ہے) ہم نے اس میں برائی کی کوئی بات نہیں پائی۔ عزیز کی بیوی بول اٹھی، اب حق بالکل ظاہر ہو گیا۔ میں نے ہی اس کو رجھانے کی کوشش کی تھی اور بلاشبہ وہ سچا ہے۔

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ
وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٢﴾

۵۲ یہ اس لئے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی۔ اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی چالوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا
مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۚ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٣﴾

۵۳ اور میں اپنے نفس کو بری نہیں قرار دیتا۔ نفس تو برائی پر بڑا اکسانے والا ہے۔ مگر جس پر میرا رب رحم فرمائے۔ بلاشبہ میرا رب بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ
قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿٥٤﴾

۵۴ بادشاہ نے کہا: اس کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں اسے اپنے لئے خاص کر لوں۔ پھر جب اس نے گفتگو کی تو بادشاہ نے کہا آج کے دن آپ ہمارے ہاں معزز و معتمد ہیں۔

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٥﴾

۵۵ اس نے کہا: ملک کے خزانوں پر مجھے مختار بنا دیجئے۔ میں حفاظت کرنے والا ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ
يَشَآءُ ۚ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾

۵۶ اس طرح ہم نے ملک میں یوسف کو اقتدار بخشا۔ وہ جہاں چاہے رہ سکتا تھا۔ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں۔ اور نیک لوگوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتے۔

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾

۵۷ اور آخرت کا اجر کہیں بہتر ہے ان لوگوں کے لئے، جو ایمان لائے اور پرہیزگاری اختیار کی۔

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ
فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾

۵۸ پھر ایسا ہوا کہ یوسف کے بھائی (مصر) آئے اور اس کے پاس حاضر ہوئے۔ اس نے انہیں پہچان لیا مگر وہ اسے پہچان نہ سکے۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا
تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾

۵۹ اور جب اس نے ان کا سامان تیار کروایا تو کہا اب کے اپنے سوتیلے بھائی کو بھی میرے پاس لانا۔ دیکھتے نہیں کہ میں پیمانہ بھر کر پورا دیتا ہوں اور بہتر مہمان نواز ہوں۔

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِىْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِىْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾

۶۰ اگر تم اسے میرے پاس نہیں لاؤ گے تو میرے پاس تمہارے لئے کوئی غلہ نہیں ہے۔ اور نہ تم میرے پاس آنا۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

۶۱ انہوں نے کہا ہم اس کے لئے اس کے والد کو آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ہم ضرور ایسا کریں گے۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِىْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾

۶۲ اس نے اپنے خدمتگاروں کو حکم دیا کہ ان کا دیا ہوا مال ان کے سامان میں رکھ دو۔ (اس نے یہ اس لئے کیا) تاکہ جب یہ لوگ اپنے گھر لوٹیں تو اس کو پہچان لیں اور تاکہ وہ واپس آئیں۔

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا
الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾

۶۳ جب وہ اپنے باپ کے پاس لوٹے تو کہا ابا جان! آئندہ ہم کو غلہ دینے سے روک دیا گیا ہے، لہٰذا ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیجئے کہ ہم غلہ لائیں۔ اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ
فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

۶۴ اس نے کہا: کیا میں اس کے معاملہ میں اسی طرح تم پر اعتماد کروں جس طرح اس سے پہلے اس کے بھائی کے معاملہ میں کر چکا ہوں؟ اللہ ہی بہتر محافظ ہے اور سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ
وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۭ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا
نَبْغِيْ ۭ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا
وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾

۶۵ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کا مال بھی ان کو لوٹا دیا گیا ہے۔ کہنے لگے ابا جان! ہمیں اور کیا چاہئے۔ یہ ہمارا مال ہمیں لوٹا دیا گیا ہے۔ اب ہم اپنے گھر والوں کے لئے رسد لے آئیں گے۔ اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے، نیز ایک اونٹ غلہ مزید حاصل کر لیں گے۔ اتنا غلہ تو آسانی سے مل جائے گا۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ
مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ
يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾

۶۶ اس نے کہا: میں اس کو ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ کے نام پر مجھ سے یہ عہد نہ کرو کہ تم ضرور اسے میرے پاس واپس لاؤ گے، الا یہ کہ تم کسی گرفت میں آ جاؤ۔ جب انہوں نے اس کو اپنا پکا قول دے دیا تو اس نے کہا: ہمارے اس قول پر اللہ نگہبان ہے۔

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ
اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

۶۷ اور اس نے کہا: بیٹو! ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا۔ میں اللہ کے مقابل تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔ فیصلہ اللہ ہی کا نافذ ہوتا ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا۔ اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا
كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ
يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ
أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٩﴾

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ
أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿٧٠﴾

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ﴿٧١﴾

قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ
حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿٧٢﴾

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا
كُنَّا سَارِقِينَ ﴿٧٣﴾

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿٧٤﴾

قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَلِكَ
نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٧٥﴾

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ
اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا
كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ
دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿٧٦﴾

[۶۸] پھر جب وہ داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انہیں ہدایت کی تھی۔ تو یہ (تدبیر) اللہ (کی تقدیر) کے مقابل میں ان کے کچھ کام نہ آسکی۔ ہاں یعقوب نے اپنے دل میں ایک ضرورت محسوس کی تھی، جسے اس نے پورا کر دیا۔ بلاشبہ وہ ہماری دی ہوئی تعلیم کی بنا پر صاحب علم تھا۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

[۶۹] اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے، تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور بتایا کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔ تو یہ لوگ جو کچھ کرتے رہے ہیں اس پر غم نہ کرو۔

[۷۰] پھر جب اس نے (یوسف نے) ان کا سامان تیار کرایا تو اپنے بھائی کے سامان میں پیالہ رکھ دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے پکارا۔ کہا اے قافلہ والو! تم چور ہو۔

[۷۱] انہوں نے ان کی طرف پلٹ کر پوچھا تمہاری کونسی چیز کھوگئی ہے۔

[۷۲] انہوں نے کہا: ہمیں شاہی پیمانہ نہیں مل رہا ہے۔ اور جو شخص اس کو لا دے اس کیلئے ایک اونٹ غلہ ہے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

[۷۳] انہوں نے کہا: اللہ کی قسم تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم اس ملک میں فساد کرنے نہیں آئے ہیں۔ نہ یہ ہمارا شیوہ ہے کہ چوری کریں۔

[۷۴] انہوں نے کہا: اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو (بتلاؤ) اس کی کیا سزا ہے؟

[۷۵] انہوں نے جواب دیا، اس کی سزا یہی ہے کہ جس کے سامان میں چیز نکلے وہ اس کا بدل قرار پائے۔ ہم ایسے ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

[۷۶] پھر اس (یوسف) نے اپنے بھائی کی بوری سے پہلے ان کی بوریوں کی تلاشی لینی شروع کی، پھر اپنے بھائی کی بوری سے اس (پیالہ) کو برآمد کر لیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کیلئے تدبیر کی۔ وہ بادشاہ کے قانون کی رو سے اسے رکھ نہیں سکتا تھا، مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ ہم جس کیلئے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں۔ اور ہر علم والے کے اوپر ایک ایسی ہستی موجود ہے جو زبردست علم والی ہے۔

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا
يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾

۷۷ انہوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے۔ یوسف نے بات اپنے دل میں رکھ لی اور اس کو ان پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔ (یعنی اس نے دل ہی دل میں) کہا: تم بہت بُرے لوگ ہو۔ اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اللہ اس کی حقیقت کو خوب جانتا ہے۔

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا
كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾

۷۸ کہنے لگے اے عزیز! اس کے والد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ لہٰذا، اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے۔ ہم دیکھتے ہیں آپ بڑے نیک ہیں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ
اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾

۷۹ اس نے کہا: اللہ کی پناہ اس بات سے کہ ہم اس کو چھوڑ کر جس کے پاس ہماری چیز نکلی ہے، کسی اور کو پکڑ لیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ظالم ہوں گے۔

فَلَمَّا اسْتَيْــَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ
قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ
مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ
اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾

۸۰ جب وہ اس سے مایوس ہو گئے تو الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے۔ ان میں جو بڑا تھا اس نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد تم سے اللہ کے نام پر عہد لے چکے ہیں۔ اور اس سے پہلے یوسف کے معاملہ میں بھی تم سے تقصیر ہو چکی ہے۔ میں تو اب اس ملک سے جانے والا نہیں جب تک کہ میرے والد مجھے حکم نہ دیں، یا اللہ میرے حق میں کوئی فیصلہ نہ فرمائے۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ
ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا
لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾

۸۱ تم لوگ اپنے والد کے پاس جاؤ اور کہو! ابا جان آپ کے بیٹے نے چوری کی۔ اور ہم نے وہی بات بیان کی جو ہمارے علم میں آئی۔ غیب کے نگہبان تو ہم تھے نہیں۔

وَسْـَٔـلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا
وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾

۸۲ آپ اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجئے جہاں ہم ٹھہرے تھے۔ اور اس قافلہ والوں سے دریافت کر لیجئے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔ ہم (اپنے بیان میں) بالکل سچے ہیں۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾

۸۳ اس نے کہا: نہیں، بلکہ تمہارے نفس نے ایک بات گڑھ لی ہے۔ تو مجھے اب بخوبی صبر سے کام لینا ہوگا۔ عجب نہیں کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے۔ بلا شبہہ وہ سب کچھ جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ
عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى
تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ
وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا
وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ
وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ
اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ
قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ
اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ
الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ
بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾

۸۴ اور اس نے ان کی طرف سے رُخ پھیر لیا اور پکار اٹھا۔ ہائے یوسف! غم سے اس کی آنکھیں سفید پڑ گئیں اور وہ گھٹا گھٹا رہنے لگا۔

۸۵ وہ کہنے لگے، واللہ آپ ہمیشہ یوسف ہی کی یاد میں رہیں گے یہاں تک کہ اپنے کو گھلا دیں گے، یا ہلاک ہو جائیں گے۔

۸۶ اس نے کہا: میں اپنی پریشانی اور اپنے غم کی فریاد (شکوہ) اللہ ہی سے کرتا ہوں۔ اور میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۸۷ بیٹو! جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اس کی رحمت سے تو کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔

۸۸ جب وہ اس کے پاس پہنچے تو کہا: اے عزیز! ہم اور ہمارے گھر کے لوگ بڑی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور ہم تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں تو آپ ہمیں غلہ پورا دیجئے اور صدقہ بھی عنایت فرمائیے۔ اللہ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔

۸۹ اس نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جب کہ تم جہالت میں مبتلا تھے؟

۹۰ انہوں نے کہا: کیا واقعی آپ یوسف ہیں؟ اس نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر احسان فرمایا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ ایسے نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۹۱ انہوں نے کہا: بخدا اللہ نے آپ کو ہم پر برتری دی اور واقعی ہم قصوروار تھے۔

۹۲ اس نے کہا: آج کے دن تم سے کوئی مواخذہ نہیں۔ اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۹۳ میرا یہ کُرتا لے جاؤ اور میرے والد کے چہرے پر ڈال دو۔ ان کی بینائی لوٹ آئے گی۔ اور اپنے تمام گھر والوں کو لے کر میرے پاس آجاؤ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ
يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾

۹۴ پھر جب قافلہ روانہ ہوا تو ان کے والد کہنے لگے۔ اگر تم لوگ یہ نہ کہو کہ میں سٹھیا گیا ہوں تو میں کہوں گا۔ مجھے یوسف کی مہک آ رہی ہے۔

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾

۹۵ لوگوں نے کہا: واللہ آپ اپنے پُرانے خیال خام ہی میں مبتلا ہیں۔

فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾

۹۶ پھر جب خوشخبری دینے والا آیا تو اس نے کُرتا اس کے چہرہ پر ڈال دیا۔ اور اس کی بینائی لوٹ آئی۔ اس نے کہا میں نے تم سے کہا نہ تھا، کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٩٧﴾

۹۷ وہ کہنے لگے، ابا جان: ہمارے گناہوں کی مغفرت کے لئے دعا کیجئے۔ واقعی ہم خطا کار تھے۔

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾

۹۸ اس نے کہا میں اپنے رب سے تمہارے لئے معافی کی دعا کروں گا۔ بلا شبہ وہ بڑا معاف کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا
مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾

۹۹ پھر جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: مصر میں داخل ہو جاؤ انشاء اللہ امن وچین کے ساتھ!

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ
قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي
مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ
الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۚ
إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾

۱۰۰ اور اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا اور وہ اس کے آگے جھک گئے۔ اس نے کہا ابا جان! یہ ہے تعبیر میرے اس خواب کی جو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا۔ یہ اسی کا احسان ہے کہ مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے (میرے پاس) لایا، بعد اس کے کہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فتنہ اندازی کر چکا تھا۔ بلا شبہہ میرا رب جو کچھ چاہتا ہے اس کیلئے لطیف تدبیریں کرتا ہے۔ وہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی۔

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ
الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي
بِالصَّالِحِينَ ﴿١٠١﴾

۱۰۱ اے میرے رب! تو نے مجھے حکومت عطا فرمائی اور باتوں کی تعبیر کرنا سکھایا۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے۔ مجھے اس حالت میں وفات دے کہ مسلم ہوں اور مجھے نیک لوگوں کے زمرے میں شامل کر۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝١٠٢

۱۰۲ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم تم پر وحی کر رہے ہیں۔ ورنہ تم اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے جب انہوں نے آپس میں ایک بات طے کر کے سازش کی تھی۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠٣

۱۰۳ اور اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواہ تم کتنا ہی چاہو، وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٤

۱۰۴ حالانکہ تم اس پر ان سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کر رہے ہو۔ یہ تو ایک یاددہانی ہے تمام دنیا والوں کے لئے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ
عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝١٠٥

۱۰۵ اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ گذرتے ہیں۔ مگر کوئی توجہ نہیں کرتے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝١٠٦

۱۰۶ اور اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ اللہ کو مانتے بھی ہیں، تو اس طرح کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرا لیتے ہیں۔

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ
اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٠٧

۱۰۷ کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہیں کہ اللہ کے عذاب کی آفت ان پر چھا نہ جائے گی، یا بے خبری میں قیامت کی گھڑی ان پر اچانک آ نہ جائے گی؟

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ
اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٨

۱۰۸ (اے پیغمبر!) کہو، یہ ہے میری راہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ بصیرت کے ساتھ، میں بھی اور وہ لوگ بھی، جو میری پیروی کر رہے ہیں۔ اور اللہ کے لئے پاکی ہے۔ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠٩

۱۰۹ اور ہم نے تم سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا جو بستیوں کے رہنے والے تھے۔ اور ہم نے ان پر وحی کی تھی۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے ان لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے، جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ پھر کیا تم عقل سے کام نہ لوگے؟

حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَهُمْ
نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰ (ان گذری ہوئی قوموں کو بھی ڈھیل دی گئی تھی) یہاں تک کہ جب رسول (اپنی قوموں سے) مایوس ہو گئے، اور لوگوں نے خیال کیا کہ ان کو جھوٹی خبریں سنائی گئی تھیں۔ تو ہماری مدد ان (رسولوں) کے پاس آ پہنچی اور وہ لوگ بچا لئے گئے جن کو ہم نے بچانا چاہا۔ اور مجرموں سے تو ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔

لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ مَا کَانَ
حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ
تَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

۱۱۱ یقیناً ان کی سرگذشتوں میں دانشمندوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔ یہ گھڑا ہوا کلام نہیں ہے بلکہ تصدیق ہے اس (کتاب) کی جو پہلے آ چکی ہے۔ اور تفصیل ہے ہر چیز کی، اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔

۱۳۔سورہ الرعد

نام آیت ۱۳ میں رعد یعنی بادل کی گرج کا ذکر ہوا ہے کہ وہ اللہ کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتی ہے۔اسی مناسبت سے اس سورہ کا نام الرعد قرار دیا گیا ہے۔

زمانہ نزول مکی ہے اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورۂ یوسف کے بعد نازل ہوئی ہوگی۔سورۂ یوسف کے اخیر میں یہ جو فرمایا تھا قُل ھٰذہ سَبِیلی۔۔۔۔ ''(اے پیغمبر!) کہو یہ ہے میری راہ۔میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں بصیرت کے ساتھ، میں بھی اور وہ لوگ بھی جو میری پیروی کر رہے ہیں۔'' تو یہ سورہ دراصل اسی کی توضیح ہے۔

مرکزی مضمون یہ کتاب نبی ﷺ پر آسمان سے نازل ہوئی ہے۔اور اس میں جو دعوت پیش کی گئی ہے وہ بالکل حق ہے۔ کائنات میں پھیلی ہوئی نشانیوں پر اگر غور کرو تو وہی پکار تمہیں سنائی دے گی جو پیغمبر کی اور اس کتاب کی پکار ہے۔

نظم کلام آیت ۱ تمہیدی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ اس کتاب کا خدا کی طرف سے نازل ہونا ایک امر حق ہے۔

آیت ۲ تا ۴ میں ان نشانیوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جن سے آخرت کا یقین پیدا ہوتا ہے۔

آیت ۵ تا ۷ میں منکرین کے شبہات پر انہیں فہمائش کی گئی ہے۔

آیت ۸ تا ۱۶ میں توحید کا مضمون ہے۔

آیت ۱۷ میں حق اور باطل کے الگ الگ نتائج پر واقعات کی شہادت پیش کی گئی ہے۔

آیت ۱۸ تا ۲۵ میں قرآن کی دعوت کو قبول کرنے والوں کے اوصاف اور ان کا اخروی انجام بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح اس کی دعوت کو رد کرنے والوں کے بُرے طرز عمل اور ان کے بُرے انجام کو بھی پیش کیا گیا ہے۔

آیت ۲۶ تا ۲۹ میں منکرین کو تنبیہ اور اہل ایمان کو خوشخبری سنائی گئی ہے۔

آیت ۳۰ سے آخر سورہ تک رسالت کے منکرین کو متنبہ کیا گیا ہے۔ساتھ ہی متقیوں کے حسن انجام کو پیش کیا گیا ہے۔تا کہ منکرین کو خدا خوفی اختیار کرنے کی ترغیب ہو۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ①

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ②

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ
النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ③

وَ فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ
صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا
عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ④

وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ
جَدِيْدٍ ۬ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ
اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ⑤

۱۳۔ سُورۃُ الرَّعد

آیات ۴۳

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

[۱] الف ۔ لام ۔ میم ۔ را۔ یہ آیتیں ہیں الکتاب کی ۔ اور جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے وہ بالکل حق ہے، مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

[۲] اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو جیسا کہ تم دیکھتے ہو بغیر ستونوں کے بلند کیا۔ پھر وہ عرش پر بلند ہوا۔ اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک، ایک مقررہ وقت تک کے لئے چل رہا ہے۔ وہی تمام کاموں کا انتظام فرما رہا ہے۔ وہ نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو۔

[۳] اور وہی ہیں جس نے زمین کو پھیلایا۔ اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے۔ اور ہر طرح کی پھلوں کی دو دو قسمیں پیدا کیں۔ وہ رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں۔

[۴] اور (دیکھو) زمین میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے خطے ہیں۔ انگور کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں، اکہرے بھی اور جڑ سے ملے ہوئے بھی۔ سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔ مگر مزے میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر بناتے ہیں۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

[۵] اگر تم عجیب بات سننا چاہتے ہو تو ان لوگوں کا یہ قول عجیب ہے، کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو ہمیں از سر نو پیدا کیا جائے گا! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوں گے۔ اور یہی لوگ جہنم والے ہیں۔ ہمیشہ اس میں رہنے والے!

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي
ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶

٦ اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے لئے تمہارے پاس جلدی مچا رہے ہیں۔ حالانکہ ان سے پہلے کتنی عبرت ناک مثالیں گذر چکی ہیں۔ بلا شبہہ تمہارا رب لوگوں سے باوجود، ان کی زیادتیوں کے درگذر کرتا رہتا ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ تمہارا رب سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ
اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷

٧ کافر کہتے ہے، اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری؟ (اے پیغمبر!) تم تو بس خبردار کرنے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک رہنما ہوا ہے۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ
وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸

٨ اللہ ہر عورت کے حمل کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ رحموں میں گھٹتا اور بڑھتا ہے اس کو بھی۔ ہر چیز کیلئے اس کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹

٩ وہ غیب اور حاضر سب کا جاننے والا ہے، سب سے بڑا، نہایت بلند مرتبہ۔

سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ
وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰

١٠ تم میں سے کوئی شخص چپکے سے بات کرے، یا پکار کر کہے، رات (کی تاریکی) میں چھپا ہو یا دن (کی روشنی) میں چل پھر رہا ہو، اس کے لئے سب یکساں ہے۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝۱۱

١١ ایک کے بعد ایک آنے والے اس کے آگے اور پیچھے ہیں، جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی روش کو نہیں بدلتی۔ اور جب اللہ کسی قوم پر مصیبت لانا چاہے تو پھر وہ ٹل نہیں سکتی۔ اور کوئی نہیں جو اس کے مقابل ان کا مددگار ہو۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا
وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲

١٢ وہی ہے جو تمہیں بجلیاں دکھاتا ہے جو خوف بھی پیدا کرتی ہیں اور امید بھی۔ اور وہی بوجھل بادلوں کو اٹھاتا ہے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ
الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ
فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝۱۳

١٣ اور بادلوں کی گرج اس کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتی ہے۔ اور فرشتے بھی اس کی ہیبت سے لرزتے ہوئے! وہ کڑکتی ہوئی بجلیوں کو بھیجتا ہے اور ان کی زد میں جن کو چاہتا ہے لاتا ہے۔ مگر لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) وہ زبردست قوت والا ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

۱۴ اس کو پکارنا برحق ہے۔ جو لوگ اس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ (ان کا پکارنا) ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنے ہاتھ پانی کے آگے پھیلائے ہوئے ہو، تا کہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے، حالانکہ وہ کبھی اس تک پہنچنے والا نہیں۔ اور کافروں کی پکار تو بالکل بے سود ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۩ ﴿۱۵﴾

۱۵ اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب خوشی سے یا مجبوری سے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں، اور ان کے سائے بھی صبح و شام۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

۱۶ ان سے پوچھو آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہو اللہ۔ ان سے پوچھو پھر کیا تم نے اس کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا کارساز ٹھہرالیا ہے؟ جو خود اپنے لئے بھی نہ کسی نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ نقصان کا! کہو کیا اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر ہیں؟ یا تاریکیاں (اندھیرا) اور روشنی یکساں ہیں؟ یا ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں نے اسی طرح پیدا کیا ہے جس طرح اس نے پیدا کیا ہے؟ اور جس کی وجہ سے پیدا کرنے کا معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا! کہو اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ یکتا ہے سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا ہے۔

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾

۱۷ اس نے آسمان سے پانی برسایا تو وادیاں اپنی سمائی کے مطابق بہہ نکلیں۔ پھر سیلاب، ابھرتے جھاگ کو سطح پر لایا۔ اور اسی طرح کا جھاگ ان چیزوں کے اندر سے بھی ابھرتا ہے جن کو لوگ زیور یا کوئی اور چیز بنانے کیلئے آگ میں تپاتے ہیں۔ اس طرح اللہ حق و باطل کی وضاحت فرماتا ہے۔ تو جو جھاگ ہے وہ رائیگا جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کیلئے نفع بخش ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔ اس طرح اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

۱۸ جن لوگوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر لی ان کیلئے انجام کار بھلائی ہے۔ اور جنہوں نے اس کی دعوت قبول نہیں کی، اگر انہیں زمین کی ساری دولت حاصل ہو جائے اور اسی کے برابر مزید، تو وہ فدیہ میں دینا چاہیں گے۔ ایسے لوگوں کو برے حساب سے سابقہ پیش آئے گا۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا، بہت برا ٹھکانا۔

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ
إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾

۱۹ کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے حق ہے، اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو اندھا ہے؟ ہوش میں تو دانشمند لوگ ہی آتے ہیں۔

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾

۲۰ جو اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے قول و قرار کو توڑتے نہیں ہیں۔

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾

۲۱ اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں وہ جوڑتے ہیں ۔اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

۲۲ اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کیلئے صبر کیا، اور نماز قائم کی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کھلے اور چھپے خرچ کیا، اور برائی کو بھلائی سے دور کرتے رہے، تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾

۲۳ ہمیشگی کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو، ان کے والدین، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے صالح ہوں گے۔ اور فرشتے ہر دروازہ سے ان کے پاس آئیں گے۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

۲۴ (اور کہیں گے) تم پر سلامتی ہو اس لئے کہ تم نے صبر کیا۔ تو کیا ہی اچھا ہے عاقبت کا گھر!

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ
وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي
الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾

۲۵ اور جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان رشتوں کو کاٹ ڈالتے ہیں، جن کو جوڑنے کا حکم اللہ نے دیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں، ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے بہت برا ٹھکانا۔

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾

۲۶ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے نپا تلا کر دیتا ہے۔ لوگ دنیا کی زندگی پر نازاں ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں، بجز اس کے کہ تھوڑے سے فائدہ کا سامان ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ
يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾

۲۷ یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے، کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری؟ کہو، اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے، اور اپنی طرف بڑھنے کی راہ، اسے دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

۲۸ جو ایمان لاتے ہیں اور جن کے دل اللہ کی یاد سے مطمئن ہوتے ہیں۔ سنو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

۲۹ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے، ان کے لئے مبارکباد ہے اور بہترین انجام۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟
عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

۳۰ اس طرح ہم نے تم کو ایک ایسی امت میں رسول بنا کر بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں گذر چکی ہیں، تاکہ تم انہیں وہ بات سناؤ جو ہم نے تم پر نازل کی ہے، اس حال میں کہ وہ رحمٰن کا انکار کر رہے ہیں۔ کہو، وہی میرا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ
اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْــــَٔـسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ
لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ
بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع

۳۱ اور اگر کوئی ایسا قرآن نازل ہوتا جس سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی یا مُردے بولنے لگتے، (پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے۔ اور نہ تمہارے بس میں ہے کہ ایسا کر دکھاؤ) بلکہ سارا اختیار اللہ ہی کو ہے۔ پھر کیا اہل ایمان یہ جان کر کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دیتا (ان ہٹ دھرموں کے ایمان نہ لانے سے) مایوس نہیں ہوئے؟ اور کافروں پر ان کی کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی آفت آتی ہی رہے گی، یا ان کی آبادیوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی، یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ ظہور میں آئے۔ اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

۳۲ تم سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی، پھر ان کو پکڑ لیا۔ تو دیکھو میری سزا کیسی رہی!

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ
وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ
أَمْ بِظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا
عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾

۳۳ پھر کیا وہ، جو ہر شخص پر نگاہ رکھتا ہے کہ اس نے کیا کمائی کی (وہ اس کو یونہی چھوڑ دے گا ؟ اس حقیقت کو انہوں نے جھٹلایا) اور انہوں نے اللہ کے شریک ٹھہرا دیئے ۔ ان سے کہو، ذرا ان کے نام تو لو ۔ کیا تم اسے ایسی بات کی خبر دے رہے ہو جس کو وہ نہیں جانتا کہ زمین میں اس کا کوئی وجود ہے؟ یا پھر تم محض سطحی باتیں کرتے ہو؟ واقعہ یہ ہے کہ کافروں کیلئے ان کی مکاریاں خوشنما بنا دی گئی ہیں ۔ اور انہیں راہ راست سے روک دیا گیا ہے ۔ اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں ۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا
لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ﴿٣٤﴾

۳۴ ان کیلئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو کہیں زیادہ سخت ہوگا ۔ کوئی نہیں جو انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچا سکے ۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ
أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ وَعُقْبَى
الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿٣٥﴾

۳۵ متقیوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے، اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس کے پھل دائمی ہیں اور اس کی چھاؤں بھی دائمی ۔ یہ انجام ہے ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ۔ اور کافروں کا انجام آگ ہے ۔

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ۖ
وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ ﴿٣٦﴾

۳۶ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی وہ اس (کتاب) سے خوش ہیں جو تم پر اُتاری گئی ہے ۔ اور ان گروہوں میں ایسے بھی ہیں جو اس کی بعض باتوں سے انکار کر رہے ہیں ۔ کہو مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں ۔ اسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ۔

وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَمَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ
مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾

۳۷ اس طرح ہم نے اسے عربی فرمان کی شکل میں نازل کیا ہے ۔ اور اگر تم نے اس علم کے آجانے کے بعد ان کی خواہشات کی پیروی کی، تو اللہ کے مقابل نہ تمہارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا ۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ
بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾

۳۸ اور یہ واقعہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بھی رسول بھیجے تھے اور ان کو بیویوں اور اولاد والا بنایا تھا ۔ اور کسی پیغمبر کے بس میں نہ تھا کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشانی لا کر دکھاتا ۔ ہر دور کیلئے ایک نوشتہ ہے ۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

۳۹ اللہ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ام الکتاب (اصل کتاب) اُسی کے پاس ہے۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾

۴۰ اور ہم نے جس چیز کا ان سے وعدہ کر رکھا ہے اس کا کچھ حصہ ہم تمہیں دکھا دیں یا (اس سے پہلے ہی) تمہیں وفات دے دیں۔ بہر حال تم پر ذمہ داری صرف پیغام پہنچا دینے کی ہے۔اور حساب لینا ہمارا کام ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ
وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾

۴۱ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم اس سرزمین کی طرف اس کی سرحدوں کو گھٹاتے ہوئے بڑھ رہے ہیں۔اللہ حکم نافذ کرتا ہے۔کوئی نہیں جو اس کے حکم کو ٹال سکے۔اور وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ
مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

۴۲ اور جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ہیں انہوں نے بھی چالیں چلی تھیں، مگر تمام تدبیریں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ وہ ہر شخص کی کمائی کو جانتا ہے۔اور عنقریب ان کافروں کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کے لئے عاقبت کا گھر ہے!

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

۴۳ کافر کہتے ہیں کہ تم اس کے بھیجے ہوئے نہیں ہو۔کہو، میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ کافی ہے، نیز وہ لوگ جو کتاب الٰہی کا علم رکھتے ہیں۔